



سوال

(677) جمعہ کے دن پہلی اذان بدعت نہیں ہے

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

یا جمعہ کے دن پہلی اذان بدعت ہے ؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلوة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ ثابت ہے کہ آپ نے فرمایا :

« علیکم بسنتی وسنة خلفاء راشدین المبدین من بعدی تسویا بہا وعضوا علیہا بالتواجد » (مسند احمد)

"تم میری اور میرے بعد ہدایت یافتہ خلفاء راشدین رضوان اللہ عنہم اجمعین کی سنت پر عمل کرو اس سے وابستہ ہو جاؤ اور اسے نہایت مضبوطی سے تھام لو۔"

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد میں جمعہ کی اذان اس وقت ہوتی تھی جب امام نمبر پر بیٹھتا تھا لیکن حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد خلافت میں جب مدینہ کی آبادی میں اضافہ ہو گیا تو حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جمعہ کے دن اذان اول کا حکم دیا لہذا یہ بدعت نہیں کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث میں جو ہم نے ابھی بیان کی ہے ہمیں خلفاء راشدین رضوان اللہ عنہم اجمعین کی سنت کے اتباع کا بھی حکم دیا گیا ہے اس مسئلہ میں اصل حدیث وہ ہے جسے امام بخاری نسائی ترمذی ابن ماجہ اور ابو داؤد نے روایت کیا ہے اور یہ الفاظ ابو داؤد کی روایت میں ہیں۔۔۔۔۔ نے ابن شہاب سے روایت کیا ہے کہ :

اخبرنی سائب بن یزید ان الاذان کان اول من یجلس الامام علی المنبر یوم الجمعة فی حدیثی صلی اللہ علیہ وسلم وبنی ابو بکر وعمر رضی اللہ عنہما فلما كانت صلاة عثمان وكثير الناس امر عثمان بلام الحمد بالاذان الثالث فاذا بن علی الزوراء فبقت الامر علی ذلك « (صحیح بخاری)

"مجھے سائب بن یزید نے خبر دی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد میں اذان اول اس وقت ہوتی تھی جب امام جمعہ کے دن نمبر پر بیٹھتا تھا جب حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا دور خلافت آیا اور مدینہ کی آبادی زیادہ ہو گئی تو حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تیسری اذان کا حکم دیا جو زوراء میں کسی جا تی تھی تو اس وقت سے یہی معمول چلا آتا ہے۔"

علامہ قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ نے شرح بخاری میں اس حدیث کے ذیل میں لکھا ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جس اذان کا اضافہ کیا اس سے مراد وہ ہے جو نماز جمعہ کا وقت شروع ہونے پر کہی جاتی ہے اسے تیسری اذان اس لئے کہا کہ یہ اذان واقامت سے زائد ایک تیسری اذان تھی اور اس حدیث میں اقامت کو (تغلیبا) اذان کہا گیا ہے جب مسلمان



نوں کی آبادی میں اضافہ ہو گیا (توجہ کے وقت کے قریب ہونے کی اطلاع کے پیش نظر) حضرت عثمان نے اجتہاد سے اس اذان کا اضافہ فرمایا اور تمام صحابہ کرام رضوان اللہ
عنہم اجمعین نے جب اس پر سکوت فرمایا اور انکار نہ کیا تو یہ گویا اجماع سکوتی ہوا۔ وباللہ التوفیق۔ (فتویٰ کمیٹی)
صدما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ: جلد 1

صفحہ نمبر 532

محدث فتویٰ